ڈاکٹر محمد امتیاز احمد

استاد شعبہ اردو،

سرحد یونیورسٹی آف سائنس، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور

مکاتیب: شمس الرحمٰن فاروقی بنام ڈاکٹر وحید قریشی

Dr. Muhammad Imtiaz Ahmed

Lecturer, Urdu Department,

Sarhad University of Science Information and Technology, Peshawar

Letters of Shams ur Rehman Farooqi to Dr. Wahid Quraishi

Shams-ur-Rehman Farooqi and Dr. Waheed Qureshi are the well named personalities in Urdu literature, who share similarities in abundance in their creations. They had warm correspondence with each other. Shams-ur-Rehman has a unique style in Urdu prose reflected in his various works. The present collection of letters is an effort to line light the literary essence of those letters with valuable citations.

تعارف: شمس الرحمٰن فاروقی (پ: ۱۵/ جنوری ۱۹۳۵ء) عصر حاضر کے معروف وممتاز، نقاد، محقق، ماہرلسانیات، عروض دان، مترجم، ماہرمیریات وغالبیات، صحافی، افسانہ نگار، ناول نگاراور شاعر، ہیں۔ آپ کا نام شعروادب میں ایک وقیع اور معتبر حوالے کی حیثیت سے شہرتِ عام حاصل کر چکا ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی نے الہٰ آباد یونی ورسٹی سے ۱۹۵۵ء میں انگریزی ادب میں ماسٹر کیا۔ تنقید وتحقیق میں انفرادیت آپ کی پہچان ہے۔ ادبی خدمات کے صلے میں کئی ایک اعزازت سے نوازے گئے۔ جن میں سَر سوَتی سمّان (۱۹۹۶ء)، اور پدم شری (۲۰۰۹ء) اور ڈی لٹ کی اعزازی سند فضیلت (علی گڑھ یونی مسلم یونی ورسٹی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ محکمہ ڈاک سے سبک دوشی کے بعد جزوقتی پروفیسر رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ساؤتھ ایشین ریجنل اسٹڈیز سنٹر، یونی ورسٹی آف پنسلوانیا، فلاڈلفیا، امریکا سے بھی وابستہ رہے۔ آج کل الہٰ آباد (بھارت) میں مقیم ہیں۔

ادبی صحافت میں آپ کا ایک بڑا علمی کارنامہ شب خون کا اجراء ہے۔ آپ نے اس ادبی رسالے کا اجراء جون ۱۹۶۶ء میں الہٰ آباد سے کیا جو ۲۰۰۵ء تک نکلتا رہا۔ اس مؤقر رسالے کے آپ بانی مدیر ومرتب تھے۔ ۲۰۰۵ء میں شب خون کے بند ہونے کے بعد آپ نے ۲۰۰۶ء میں خبر نامہ شب خون کا آغاز کیا جو تا حال نکل رہا ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔آپ نے تخلیقی ،تحقیقی اور تنقیدی میدانوں میں تاریخ ساز کام کیا ہے۔آپ کی تصانیف وتالیفات کی تعداد لگ بھگ ۵۵ ہیں۔ان کے علمی کارناموں پر ایک نظر ڈالنے سے خود بخود ان کی علمی وادبی قد وقامت کا اندازہ ہوجائے گا۔

تصانیف: داستان امیر حمزہ: داستان امیر حمزہ، زبانی، بیانیہ، بیانِ کنندہ اور سامعین (۱۹۹۸ء)، داستان امیر حمزہ (چار جلدیں ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۶ء، ۲۰۱۱ء)، اُردو زبان ولغت: اُردو کا ابتدائی زمانہ، ادبی تہذیب اور تاریخ کے پہلو (۱۹۹۹ء)، اُردو کا آرمبھک یگ (ہندی میں) (۲۰۱۱ء)، لغاتِ روزمرّہ (۲۰۰۱ء)، عروض و ابلاغ: عروض، آہنگ اور بیان (۱۹۷۷ء)، درسِ بلاغت (۱۹۸۱ء)، میریات: شعرِ شور انگیز (چار جلدیں، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۴ء)، غالبیات: تفہیم غالب (۱۹۸۹ء)، انتخاب اُردو کلیات غالب (ترتیب) (۱۹۹۳ء)، غالب پر چار تحریریں (۲۰۰۱ء)، غالب کے چند پہلو (۲۰۰۱ء)، خورشید و سامان سفر (۲۰۰۸ء)، ادبی تنقید: لفظ ومعنی (۱۹۶۸ء) شعر، غیر شعر اور نثر (۱۹۷۳ء)، افسانے کی حمایت میں (۱۹۸۲ء)، تنقیدی افکار (۱۹۸۴ء)، اثبات ونفی (۱۹۸۶ء)، اندازِ گفتگو کیا ہے؟ (۱۹۹۳ء)، اُردو غزل کے اہم موڑ (۱۹۹۷ء)، تعبیر کی شرح (۲۰۰۴ء)، جدیت: کل اور آج (۲۰۰۷ء)، معرفتِ شعر نو، صورت ومعنی سخن (۲۰۱۰ء)، تخلیق، تنقید اور نئے تصورات (۲۰۱۱ء)، افسانوی ادب: سوار اور دوسرے افسانے (۲۰۰۱ء)، کئی چاند تھے سرِ آسماں (ہندی، ۲۰۱۱ء)، کئی چاند تھے سرِ آسماں (ناول)، شاعری: گنج سوختہ (۱۹۶۹ء)، سبز اندر سبز (۱۹۷۴ء) چار سمت کا دریا (۱۹۷۷ء)، آسماں محراب (۱۹۹۶ء)، مرتبات: نئے نام (جدید اُردو شاعری کا انتخاب، ۱۹۶۷ء)، تحفۃ السّرور
(بہ اعزاز آل احمد سرور، ۱۹۸۵ء)، اُردو کی نئی کتاب (برائے ہائی سکول، ۱۹۸۶ء)، آزادی کے بعد اُردو غزل (شریک مصنف)، خطوط: شمس کبیر (مکاتیب فاروقی، بنام کبیر احمد جائسی)، مکالمات: فاروقی محوِ گفتگو (مرتب: رحیل صدیقی فاروقی، ۲۰۰۴ء)، ادبی صحافت: شب خون (جون، ۱۹۶۶ء تا دسمبر ۲۰۰۵ء)۔

انگریزی کتب:

1). Early Urdu Literary Culture and History(2001)

2). How to Read Iqbal (3). The Secret Mirror (1981)

4). The Flowers Lit Read(2005) (5). The Colour of a Black Flowers,

6). The Shadow of Bird in Flight (1994) (7). AB-E-Hayat,(Translation)

8). A Listening Game (9). Modern Indian Literature.

☆☆☆

پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی:

تعارف: ڈاکٹر وحید قریشی (۱۴/فروری ۱۹۲۵ء، ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۹ء) کا اصل نام عبدالوحید تھا۔ وہ میانوالی میں پیدا ہوئے۔

وہ ایک معروف نقاد، محقق، ادیب، شاعر، ماہر اقبالیات و پاکستانیات تھے۔ ۱۹۴۶ء میں ایم اے (فارسی)، ۱۹۵۰ء میں ایم اے (تاریخ)، ۱۹۵۲ء میں پی ایچ ڈی (فارسی) اور ۱۹۶۵ء میں ڈی لٹ (اُردو) کی ڈگریاں حاصل کیں۔ متعدد کالجوں میں اُردو تاریخ، فارسی اور پنجابی کی تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ جامعہ پنجاب لاہور میں پروفیسر، صدرِ شعبۂ اُردو اور پنجابی، غالب پروفیسر، اورینٹل کالج کے پرنسپل اور ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ رہے۔ کئی انعامات سے نوازے گئے۔ ۱۹۹۳ء میں انھیں تمغائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔

مقتدرہ قومی زبان (موجودہ نام: ادارہ فروغ قومی زبان) کے صدر نشین کی حیثیت سے انھوں نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۷ء تک یادگار علمی، تحقیقی اور انتظامی خدمات سرانجام دیں۔ آپ ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی کے صدرِ نشین بھی رہے۔ رائٹرز گلڈ کی صوبائی شاخ کے سیکرٹری بھی رہے۔

علمی وادبی خدمات: ڈاکٹر وحید قریشی ایک روشن دماغ اور رجائیت پسند انسان تھے۔ ان کی قوتِ عمل، لگن، محنت، نکتہ دانی اور بذلہ سنجی کمال درجے کی تھی۔ ان کی قوت ارادی، امید پرستی، خوش مذاقی، ذہانت، ذکاوت اور دوسروں کو کام پر مائل کرنے کی خُو اس قابل تھی کہ اسے اپنے لیے مشعل راہ بنایا جا سکتا ہے۔ وہ بلا کے ذہین آدمی تھے۔ کئی افراد کی پی ایچ ڈی کی ڈگری اُن ہی کی مرہونِ منت ہے۔ وہ ایک ایسے اُستاد تھے جو اپنے شاگردوں کو زبردستی پڑھاتے اور راہ نمائی کرتے تھے۔ اس حوالے سے حمید قیصر لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر وحید قریشی اُردو کے ایسے اُستاد تھے جن کے کمرۂ جماعت کے باہر دوسری جماعتوں کے طالب علم کھڑے ہو کر اُن کا لیکچر سنا کرتے۔'' [۱]

ڈاکٹر وحید قریشی نے حافظ محمود شیرانی کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے اردو تحقیق میں ایک ٹھوس اور سنجیدہ روایت قائم کی۔ مختلف موضوعات پر ڈاکٹر وحید قریشی کی ۸۰ سے زائد تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں۔ انھوں نے اردو، فارسی اور انگریزی زبان میں تحقیق و تدوین، تصنیف و تالیف اور تنقید کے شعبے اختیار کیے۔

کئی علمی و تحقیقی جریدوں کے مدیر رہے۔ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے علمی مجلّہ؛ مجلّہ صحیفہ، لاہور مجلس ترقی ادب، مجلّہ 'تحقیق' جامعہ پنجاب لاہور، اورینٹل کالج میگزین، اورینٹل کالج لاہور، مجلّہ 'اقبال ریویو'، اقبال اکادمی لاہور، اخبارِ اردو، ادارہ فروغ قومی زبان اسلام آباد، مجلّہ 'مخزن' قائداعظم لائبریری لاہور۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے تنقید و تحقیق کے ضمن میں بے شمار موضوعات پر قلم اٹھایا۔ وہ ماہر ثقافت بھی تھے۔ اُنھوں قائداعظم، نظریہ پاکستان اور پاکستانی معاشرے کے حوالے سے کئی کتب تصنیف کیں اور ان میں پاکستانی طرز معاشرت کے بنیادی عناصر اجاگر کیے۔ جن میں قومی زبان، رسم الخط، نظامِ تعلیم، قومی و ملی قدروں کے احیاء اور اسلامی سرچشمہ ہدایت بھی قرآن و سنت کا ذکر کیا جو ہمارے آئین اور قانون کی بنیاد ہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے اقبال شناسی کے حوالے سے نئے فکری زاویے تلاش کیے۔ انھوں نے اپنی تصنیف۔ اساسیاتِ ا

قبال، میں اقبال کی زندگی، تاریخ پیدائش، تعلیمی مصروفیات اور دیگر امور کا محققانہ جائزہ لینے کے لیے غیر معتبر روایتوں پر اعتماد کرنے کو غلط اور تحقیقی مزاج کے منافی عمل قرار دیا۔

ڈاکٹر وحید قریشی اردو زبان کی ترویج اور عملی طور پر اس کو سرکاری زبان بنانے کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے۔ وہ زبان کو پاکستان کی قومیت کا اہم ترین عنصر سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں زبان کسی بھی قوم کی تہذیبی اور تمدنی زندگی کی علامت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی کے فن کی ایک جہت ایک حساس اور پُر گو شاعر کی بھی ہے۔ انھوں نے نظم اور غزل کے پیرائے میں اپنے احساسات کو پیش کیا۔ ان کے تین مجموعے الواح، نقدِ جاں، اور ڈھلتی عمر کے نوحے، منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔[۲]

تصانیف: اُردو نثر کے میلانات، اقبال اور پاکستانی قومیت، اساسیاتِ پاکستان، جدیدیت کی تلاش میں، مقالاتِ تحقیق، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں، شبلی کی حیاتِ معاشقہ، مطالعۂ حالی، باغ و بہار ایک تجزیہ، میر حسن اور ان کا زمانہ، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، نذرِ غالب۔

☆

راقم الحروف کو جی سی یونی ورسٹی لاہور لائبریری[۳] سے ذخیرہ ڈاکٹر وحید قریشی سے شمس الرحمٰن فاروقی کے سات خط ملے جو ستمبر ۱۹۶۸ء سے مارچ ۱۹۷۱ء کے دوران لکھے گئے ہیں۔ ان خطوں کی اہمیت یہ ہے کہ یہ شمس الرحمٰن فاروقی کی ادبی زندگی کے ابتدائی دور کے ہیں۔ جب وہ ابھی دنیائے ادب میں نو آمیز تھے اور نام پیدا کر رہے تھے۔ نئے نام، لفظ و معنی، گنجِ سوختہ، کتابیں منظر عام پر آ چکی تھیں۔ نئے نام (۱۹۶۷ء) میں جدید اُردو شاعری کا انتخاب، لفظ و معنی (۱۹۶۸ء) تنقیدی مضامین و تبصرے اور گنجِ سوختہ (۱۹۶۹ء) ان کا مجموعہ کلام تھا۔ مجلّہ شب خون جس کا آغاز جون ۱۹۶۶ء میں ہوا تھا، ابھی تجرباتی مراحل سے گزر رہا تھا۔

زیرِ نظر خطوں کا دورانیہ تقریباً ڈھائی سال بنتا ہے۔ باوجود اس قدر قلیل عرصے کے ان خطوں کی روشنی میں شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کے اپنے ہم عصر ادیبوں کے ساتھ تعلقات، علمی و ادبی کاموں کی منصوبہ بندی، طریقۂ کار، اور شخصیت کے دیگر پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ ان کے ادبی سفر کے آغاز و ارتقاء کو سمجھنے کے لیے ان خطوں کی افادیت سے کسی محقق کو انکار نہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی سے یہ مراسلت دونوں کے درمیان تنقیدی، تحقیقی اور ادبی صحافت جیسی مشترک صفات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ پاکستان میں ڈاکٹر وحید قریشی صحیفہ کے مدیر تھے اور ہندوستان میں فاروقی صاحب شب خون کے۔ ان دونوں کے مؤقر جریدوں کے لیے مضامین کی جمع آوری، اور کتابوں پر تبصرے اور خصوصی اشاعتوں پر صلاح و مشورے، اور ترتیب و تزئین ان خطوں کی نمایاں خصوصیات میں سے ہیں۔

ان خطوں کی پیش کش کا طریقہ کار یہ ہے کہ مکتوب نگار کے روشِ تحریر اور املا کا مکمل اتباع کیا گیا ہے تا کہ مکتوب نگار کے اوائل املا کا بھی پتہ چلے اور یہ بات بھی سامنے آ جائے گی کہ ابھی فاروقی کا املا کا شعور اتنا پختہ نہیں تھا۔ فاروقی صاحب خطوں میں زیادہ تکلفات سے کام نہیں لیتے۔ مکرمی جناب کے بعد مکتوب الیہ کا نام لکھ دیتے ہیں اور السلام علیکم کی جگہ تسلیم کہہ کر اپنا مدعا مختصر اور

چھوٹے جملوں میں بیان کرتے ہیں۔ خط کے اختتام پر مخلص، ساتھی، نیاز کیش وغیرہ جیسے الفاظ بھی استعمال نہیں کرتے بلکہ صرف ''آپ کا ''اور اپنا نام لکھ کر خط ختم کر دیتے ہیں۔ عموماً ان خطوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خط کے اختتام کے بعد کوئی نہ کوئی بات یاد آ جاتی ہے تو آخر میں لکھ دیتے ہیں۔ راقم الحروف نے پس نوشت کے تحت ایسی یاداشتوں کو تحریر کیا ہے۔ پس نوشت عنوان راقم کا ہے نہ کہ مکتوب نگار کا۔ فاروقی صاحب کی تحریر خوانا ہے۔ لہٰذا املا کے نقل میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ فاروقی صاحب اپنے خطوں کے لیے اپنے نام کا لیٹر ہیڈ استعمال کرتے ہیں۔ ان کا لیٹر ہیڈ انتہائی سادہ ہے نام کے سوا اور کچھ تحریر نہیں۔

☆☆☆

خط(۱)

State Guest House Annexe

Kalidas Marg, Lucknow-1.

۲۰/ ستمبر ۱۹۶۸ء

محترمی قریشی صاحب، تسلیم۔ نوازش نامہ مل گیا تھا، کرم نمائی کے لیے ممنوں ہوں، ماجد الباقری صاحب ۴ نے لکھا تھا کہ آپ نے از راہ محبت صحیفہ ۵ بھی مجھے بھجوانا شروع کیا ہے۔ ابھی مجھ تک نہیں پہونچا ہے، ممکن ہے الہٰ آباد پہونچا ہو۔ از راہ کرم مندرجہ بالا پتہ دفتر میں لکھوا دیجئے۔ اب میرا تبادلہ لکھنؤ ہو گیا ہے۔

حسب الحکم میں نے فاروقی ۶ کے تبصرے کی ایک جلد آپ کی خدمت میں اور ایک تبصرے کے لئے بھجوادی تھی۔ امید ہے مل گئی ہوں گی۔ نئے نام ۷ اب ختم ہو گئی ہے۔ اپنے مضامین کا مجموعہ جلد حاضر کروں گا۔ امید ہے اب شب خون ۸ بھی مل رہا ہوگا۔ حیفہ کے معیار کو پہونچنا میرے لئے مشکل ہی ہوگا۔ بہر حال، جب بھی کوئی چیز آپ کے لائق لکھ سکا، حاضر کروں گا۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمائیں۔

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

پس نوشت: صحیفہ کے لئے تبصرہ میں خوشی سے کروں گا۔ کتابیں مجھے مل جایا کریں، تبصرے حاضر کرتا رہوں گا۔

☆☆☆

خط(۲)

State Guest House Annexe

Kalidas Marg, Lucknow-1.

۱۴/ نومبر ۱۹۶۸ء

محترمی قریشی صاحب، تسلیم۔ خط کا جواب اس قدر دیر سے لکھ رہا ہوں کہ اب معذرت ہی کرنے کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے

، بہرحال معافی کا خواست گار ہوں۔ صحیفہ مل گیا تھا، ممنون ہوں۔ آپ جن کتابوں پر تبصرہ چاہیں گے میں حسب توفیق لکھ دوں گا۔ اگر آپ چاہیں تو وہ تبصرے شب خون اور صحیفہ میں ساتھ ساتھ چھپ سکتے ہیں۔ آپ ہندوستان کی مطبوعہ جن کتابوں پر تبصرے چاہتے ہیں ان کے نام لکھ بھیجیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ وہ کہاں سے مل سکیں گی۔ پاکستانی کتابیں بھجوانے کی زحمت کریں۔

میں اپنی کتابیں لفظ و معنی۹ چند دنوں میں آپ کو بھجوں گا۔ درخواست ہے کہ اس پر بھی تبصرہ غالب نمبر۱۰، ۱۱ میں ہوگا۔ امید ہے شب خون اب باقاعدہ خدمت میں پہنچتا ہوگا۔

انجمن ترقی ادب۱۲ کی شائع کردہ کلیات غالب حصّہ اوّل (غزلیات) کیا کہیں سے مل سکتی ہے؟ اگر مل سکے تو میں صحیفہ کے لئے غالب کی فارسی غزل پر ایک مضمون لکھنا چاہوں گا۔ میں نے غالب کا مطالعہ verbal analysis اور استعاراتی وحدت کے نقطۂ نظر سے کرنا شروع کیا ہے، شاید ایسا مضمون صحیفہ کے کام کا ہو۔

آپ کا مخلص

شمس الرحمٰن فاروقی

☆☆☆

خط (۳)

۱۱ دسمبر ۶۸ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب نوازش نامہ ابھی ملا، ممنون ہوں کہ آپ نے کلیات فارسی مجھے بھجوا دی ہے۔ میں انشاء اللہ بہت جلد مضمون لکھ دوں گا۔ مجھ جیسے مبتدی کی تحریر میں آپ کو جان نظر آتی ہے یہ آپ کی نوازش ہے۔

میں جس ہندوستانی کتاب پر تبصرہ کروں گا، اس کی دو جلدیں آپ کے پاس بھجوا دیا کروں گا۔ تبصرہ کی شرط ہی یہی رکھوں گا، آپ مطمئن رہیں۔ لفظ و معنی پر آپ خود کچھ لکھیں گے اس سے بڑھ کر عنایت کیا ہو سکتی ہے۔ میں دونوں کتابیں (لفظ و معنی اور نئے نام) آپ کی خدمت بھجوا دوں گا۔ تعجب ہے کہ شب خون آپ کو نہیں مل رہا ہے پوچھوں گا کہ کیا معاملہ ہے۔

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

☆☆☆

خط (۴)

۲۷۔۲۔۶۹ء

مکرمی جناب ڈاکٹر وحید قریشی، تسلیم

میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں کہ اب تک مضمون نہ حاضر کر سکا۔ بہرحال اب اس کی تلافی کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے

کہ یہ مضمون آپ کو پسند آجائے گا۔ خدا کرے آپ اسے غالب نمبر حصہ دوم میں شامل کرسکیں۔ اگر ایسا نہ ہوسکا تو مجھے واقعی افسوس ہوگا۔ دیر تو بہت ہوگئی ہے، لیکن پھر بھی پر امید ہوں کہ حصہ دوم کے لئے آپ جگہ نکال ہی لیں گے۔

مجھے ایک چھوٹی سی شکایت بھی ہے۔ غالب نمبر حصہ اول مجھے نہیں ملا، سرور صاحب[۱۳] نے دکھایا اس کے بعد مسعود حسن رضوی صاحب[۱۴] کے یہاں دیکھا، بعد میں شب خون کے دفتر سے منگوایا۔ دوسری بات یہ کہ غالب کا فارسی دیوان جو آپ نے ازراہ عنایت بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، اب تک نہ ملا۔

میں نے آپ کی خدمت میں لفظ و معنی کے دو نسخے بھجوائے ہیں، امید ہے ملے ہوں گے، اپنی رائے لکھیے گا۔ امید ہے فاروقی کے تبصرے پر تبصرہ غالب نمبر حصہ دوم میں ہوگا۔ یہ بھی امید ہے کہ اس اگلے شمارے میں لفظ و معنی پر تبصرہ آپ خود فرمائیں گے۔

میں آپ کے لیے دو تبصرے ایک تو تکیی غزلیں [کذا]، اور ایک کسی اور کتاب پر، جلد ہی بھیجوں گا۔

بس اس وقت تو یہی گزارش ہے کہ یہ مضمون دیکھئے اور اگر پسند آئے تو کسی طرح غالب حصہ دوم میں شامل کر لیجئے، شکریہ

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

پس نوشت: آپ کے جواب کا انتظار رہے گا، وہ یوں کہ اگر آپ یہ مضمون شائع نہ کرسکیں تو میں اسے ہندوستان میں چھپوا لوں۔ میں اس اعتماد کا ممنون ہوں کہ آپ میرا مضمون ملنے کے پہلے ہی حصہ دوم کے لیے میرے نام کا اعلان کر دیا۔

☆☆☆

خط (۵)

۱۳۔۵۔۶۹

مکرمی ڈاکٹر وحید قریشی صاحب، تسلم

دونوں نوازش نامے، اور بعد میں وافر تعداد میں off prints کے ساتھ صحیفہ ملا۔ مضمون کی اشاعت اور آف پرنٹس کے لیے ممنون ہوں۔ حیرت ہے کہ اس کے بعد بھی آپ دو اور شمارے غالب پر وقف کریں گے۔

آپ کی ہمت اور Resource کی داد نہیں ہے۔ زیر نظر شمارے میں افتخار جالب[۱۵] کا مضمون بہت پسند آیا۔ آپ کی یہ catholicism بھی قابل داد ہے کہ آپ افتخار جالب جیسے آزاد خیال نقادوں کی تحریریں بھی شائع کرتے ہیں اور پرانے محققوں کی بھی بہت خوشی ہوئی۔

کلیاتِ غالب اور آپ کی ان کتابوں کا انتظار ہے جن کا تذکرہ آپ نے ۲۴ اپریل کے خط میں کیا ہے۔ ان سب پر میں انشاء اللہ شب خون میں تبصرہ لکھوں گا۔

صحیفہ کے لئے تبصروں کا سلسلہ اب شروع کرنے والا ہوں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں مظفر حنفی پر تبصرہ آپ کو مل جائے گا۔

اور جن کتابوں پر تبصرہ آپ چاہتے ہوں ان کے نام لکھو۔ شکریہ۔

تبسم کاشمیری صاحب [16] کے پتے کے لئے شکر گذار ہوں۔ ''مغربی شعریات'' [17] کب تک چھپ جائے گی؟ اگر مجھے مل سکے تو میں اس پر صحیفہ یا شب خون میں تبصرہ لکھ سکتا ہوں۔

امید ہے آپ کا مزاج بہ خیر ہوگا۔

میرا پتہ اب بدل گیا ہے، از راہ کرم دفتر کو ہدایت کر دیں۔

Private Quraters No. F

Behind Block " B "

River Bank Colony, Lacknow- 1.

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

پس نوشت: شب خون میں غالب نمبر [1] پر ایک پیرا لکھ دیا ہے [2] [3] پر پیرا ایک ساتھ لکھ دوں گا۔

☆☆☆

خط (۶)

لکھنؤ، ۲۱ اپریل ۶۹ء

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب، تسلیم

نوازش نامہ ملا، مضمون کی پسندیدگی کا شکریہ۔ صحیفہ میں شائع ہونے سے پہلے کہیں بھی شائع نہیں ہوگا۔ آپ کو پچھلے پانچ پرچے شب خون کے بذریعہ رجسٹری بھجوا دیئے تھے، کیوں کہ شکایت ملی تھی کہ آپ کو پرچہ نہیں ملا ہے۔ امید ہے اب مل گیا ہوگا۔

آپ نے از راہ کرم وعدہ فرمایا تھا کہ کلیات غالب فارسی مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل [18] مجھے بھجوا دیں گے، لیکن غالباً آپ کو یاد نہیں رہا۔ میں منتظر ہوں۔

تیکی غزلیں اور دوسری کتابوں پر تبصرہ ایک دو ہفتے میں بھیج دوں گا۔

تبسم کاشمیری صاحب (جنھوں نے آب حیات دوبارہ Edit کی ہے) کا پتہ درکار ہے، کیا آپ سے مل سکے گا؟

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

پس نوشت: غالب نمبر حصہ اول اس قدر بھرپور تھا کہ حصہ دوم کو کامیاب بنانا واقعی کارنامہ ہوگا۔ حصہ اول ہی اتنا مکمل

ہے کہ اب تک اس سے بہتر غالب نمبر کوئی نہیں دیکھا۔

ضروری۔۔۔میرا نیا پتہ:

Premises No. F Private Quarters, Behind Block " B "

Reiver Bank Colony Lucknow-1.

☆☆☆

خط(۷)

Private Qurater Behind F Block

River Bank Colony, Lacknow- 1.

۳۔۳۔۷۱ء

برادرم مکرم، تسلیم

صحیفہ کبھی کبھی نظر آجاتا ہے۔آپ ضرور بھیجتے ہوں گے، لیکن راستہ ہی ایسا ہے، میں شب خون اب براہ انگلستان بھیجتا ہوں، مل رہا ہوں گا۔

ایک مضمون حاضر ہے۔وصول یابی اور رائے سے مطلع کریں، شکریہ

آپ کا

شمس الرحمٰن فاروقی

☆☆☆

حواشی

۱۔ حمید قیصر؛ ڈاکٹر وحید قریشی کی یاد میں، اخبارِ اردو، نومبر ۲۰۰۹ء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص۔۳۱

۲۔ ڈاکٹر روبینہ ناز،''ڈاکٹر وحید قریشی کی علمی و تحقیقی خدمات''، نومبر ۲۰۰۹ء، اخبارِ اردو، ص۔۱۲۔۱۴

۳۔ راقم نے یہ خطوط جی سی یونی ورسٹی لائبریری لاہور کے مجموعہ خطوط فائل (پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی) نمبر شمار:۸۳۹، جی سی یو فائل ۱۱ سے حاصل کیے ہیں۔جی سی لائبریری کے ریکارڈ کے مطابق شمس الرحمٰن فاروقی کے خطوں کی تعداد ۷ ہیں اور راقم مطلوب ۷ خطوں کے نقل حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔

۴۔ ماجد الباقری: اصل نام؛ سید محمد ماجد علی (۲۳/ جولائی ۱۹۲۸ء۔۔۔۳۱/ مئی ۱۹۹۵ء) جائے ولادت؛ موضع محمد آباد، آگرہ، جائے وفات؛ راولپنڈی، ولدیت؛ سید امجد علی۔ممتاز شاعر و ادیب، افسانہ نگار، صحافی، سابق؛ ضلعی افسر محکمہ تعلقات عامہ، تصانیف: تاک جھانک (افسانے، ۱۹۶۸ء)، لفظ کی چادر (شاعری)۔

۵۔ صحیفہ: مجلس ترقی ادب لاہور، کا ترجمان۔اس سہ ماہی علمی وتحقیقی مجلّے کا آغاز جون ۱۹۵۷ء میں ہوا۔صحیفہ خالصتاً تحقیقی مجلّہ ہے۔سید عابد علی عابد اس کے پہلے مدیر تھے۔بعد میں ڈاکٹر وحید قریشی، احمد ندیم قاسمی اور شہزاد احمد اس کے مدیر رہے۔آج کل ڈاکٹر تحسین فراقی اس کے مدیر ہیں۔اس مجلّے کے کئی خصوصی نمبر شائع ہوئے۔ڈاکٹر وحید قریشی صحیفہ کی ادارت ۱۹۶۷ء میں سنبھالی جیسا کہ مختار الدین آرزو کے ایک خط مورخہ:۱۲/۸/۱۹۶۷ء سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔مختار الدین آرزو اپنے خط میں ڈاکٹر وحید قریشی کو لکھتے ہیں۔''صحیفہ کی ادارت مبارک ہو۔خدا کرے یہ رسالہ آپ کی ادارت میں مزید ترقی کرے۔''

(مکتوب؛مختار الدین آرزو بنام ڈاکٹر وحید قریشی مورخہ: ۱۲/۸/۱۹۶۷ء مملوکہ؛ راقم الحروف)

۶۔ ڈاکٹر محمد احسن فاروقی: (۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء۔۲۶ فروری ۱۹۷۸ء) جائے ولادت؛ قیصر باغ لکھنؤ، جائے وفات؛ کوئٹہ۔ اردو کے ممتاز اسکالر، نقاد، ادیب، افسانہ نگار، ناول نگار، سابق انگریزی صدر شعبہ انگریزی جامعہ کراچی، پروفیسر وصدر شعبہ انگریزی و ڈین آف آرٹس بلوچستان یونی ورسٹی۔ناول: شام اودھ (۱۹۴۸ء)، آبلہ دل کا (۱۹۵۰ء)، سنگ گراں (۱۹۵۲ء)، سنگم (۱۹۶۰ء)۔افسانے: رہ ورسم آشنائی۔تنقید وتاریخ: مرثیہ نگاری اور میر انیس۔اردو میں تنقید۔اردو ناول کی تنقیدی تاریخ، فریبِ نظر، تاریخ انگریزی ادب، ناول کیا ہے؟ فانی اور ان کی شاعری۔

(مآخذ: وفیاتِ ناموران پاکستان، ص ۶۸۸)

۷۔ نئے نام: یہ شمس الرحمٰن فاروقی کی پہلی کتاب ہے جو ۱۹۶۷ء میں منظر عام پر آئی تھی۔اس میں جدید اُردو شاعری کا انتخاب ہے۔

۸۔ شب خون: بانی مدیر ومرتب؛ شمس الرحمٰن فاروقی، اس ادبی رسالے کا اجراء آپ نے جون ۱۹۶۶ء میں الہ آباد سے کیا۔ جس نے اُردو دنیا میں اپنا ایک مقام بنایا۔یہ ادبی رسالہ ۲۰۰۵ء تک مسلسل نکلتا رہا۔۲۰۰۶ء کے بعد خبر نامہ شب خون (الہ آباد) سے آغاز کیا جو تا حال جاری ہے۔

۹۔ لفظ ومعنی: یہ شمس الرحمٰن فاروقی کی پہلی تنقیدی مضامیں وتبصروں پر مشتمل کتاب ہے جو پہلی بار ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔

۱۰۔ غالب نمبر: یہ مجلس ترقی ادب لاہور کا علمی وادبی مجلّہ ''صحیفہ'' کا غالب نمبر ہے۔جو غالب کی صدی ماننے کے سلسلے میں نکالا گیا تھا۔

۱۱۔ ڈاکٹر وحید قریشی صحیفہ کا غالب نمبر نکالنے کے لیے مضامین اور تبصروں کی جمع آوری کے سلسلے میں مختلف افراد سے رابطہ کرتے تھے۔اس لیے شمس الرحمٰن فاروقی سے بھی ایک تبصرہ کے لیے کہا تھا۔اس بات کی تصدیق مختار الدین آرزو کے خط سے بھی ملاحظہ کیجیے جو انھوں نے ڈاکٹر وحید قریشی کو لکھا۔

۵ شبلی روڈ

۲۷/۱۱/۱۹۶۸ء

برادرم سلام مسنون

ابھی پٹنہ یونیورسٹی اور بہار یونیورسٹی کی دومٹنگ میں شرکت کر کے علی گڑھ واپس آیا ہوں۔ آپ کا خط پہلے بھی صحیفہ کے غالب نمبر کے سلسلے میں آیا تھا۔ مضمون لکھنا شروع کر دیا تھا اور خیال تھا کہ جواب خط کے بجائے مضمون ہی بھیج دوں گا لیکن مصروفیات نے موقع نہ دیا۔ آپ تردد نہ فرمائیں۔ ۱۹ اصحاب سے غالب پر مضمون لکھنے کا وعدہ ہے، لیکن پہلا مضمون آپ کو بھیجا جائے گا ان شاء اللہ۔ اسلوب صاحب ۲۳ کا مضمون تو پہنچ ہی چکا ہے جب تک اُسے کمپوز کرائیے۔ کل قاضی عبداللہ حسین [کذا] سے آپ کا ذکر آیا۔ آپ نے غالباً انھیں خط نہیں لکھا ہے، خط لکھ کر مضمون بھی مانگیے۔ نہ ہی لکھ سکے تو آپ کا کیا نقصان ہے۔

(مکتوب؛ مختارالدین آرزو بنام ڈاکٹر وحید قریشی، مورخہ: ۱۹۶۸/۱۱/۲۷ء، مملوکہ؛ راقم الحروف)

۱۲۔ انجمن ترقی ادب کراچی مراد ہے۔ انجمن کے بانی مولوی عبدالحق تھے۔

۱۳۔ پروفیسر آل احمد سرور: (۹/ستمبر ۱۹۱۱ء، ۹/فروری ۲۰۰۲ء)، شاعر، نقاد، غالب و اقبال شناس۔ صدر شعبۂ اردو؛ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، متعدد تنقیدی مجموعے، غالبؔ پر دو کتب اور دیوانِ غالبؔ کا انگریزی زبان میں ترجمہ ان کی یادگار ہیں۔ اقبالیاتی کتب: مقالاتِ یوم اقبال، اقبال کے مطالعے کے تناظرات، اقبال اور ان کا فلسفہ، عرفانِ اقبال، اقبال کا نظریہ شعر و شاعری، اقبال اور تصور، اقبال اور مغرب، تشخص کی تلاش کا مسئلہ اور اقبال، جدیدیت اور اقبال، اقبال کی معنویت، اقبال اور اردو نظم، دانش اور اقبال۔

۱۴۔ سید مسعود حسن رضوی ادیب: (۲۹/جولائی ۱۸۹۳ء۔ ۲۹/نومبر ۱۹۷۵ء) جائے ولادت؛ بہرائچ نیوتی ضلع اناؤ امرتسر بھارت۔ اردو و فارسی کے نامور محقق، مدون، نقاد، ادیب۔ لکھنؤ یونی ورسٹی سے ۱۹۲۵ء میں ایم اے فارسی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اردو اور فارسی کے پروفیسر تھے۔ علمی و ادبی خدمات پر حکومتِ ہند نے کئی اعلیٰ عزازت سے نوازا۔ جن پدم شری خطاب خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔ ان کی تحقیقی کارناموں میں مرثیہ اور ڈراما کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کتب: فیض میر۔ آب حیات کا تنقیدی مطالعہ۔ ہماری شاعری۔ لکھنؤ عوامی اسٹیج۔ لکھنؤ کا شاہی اسٹیج اسلافِ میر انیس۔ شاعر اعظم میر انیس۔ واجد علی شاہ، نگارت ادیب۔ ایرانیوں کا مقدس ڈرامہ۔ شرح نظم طباطبائی۔ تنقید کلام غالب۔ مجالس رنگین، فسانہ عجائب (مرتبہ) دایونِ فایز (مرتبہ) دبستان اردو (بچوں کے لیے درسی کتاب)

(مآخذ: ڈاکٹر طاہر تونسوی، ''مسعود حسن رضوی ادیب (حیات اور کارنامے)''، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۹ء، متعدد صفات سے)

۱۵۔ افتخار جالب: اصل نام؛ افتخار احمد (۱۹۴۶ء۔۔۔۱۲/مارچ ۲۰۰۳ء)، جائے ولادت؛ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جائے وفات؛ لاہور۔ ممتاز اُردو شاعر و ادیب، نقاد، بانی لسانی تشکیلات تحریک، ریٹائرڈ سنیئر وائس پریذیڈنٹ الائیڈ بنک آف پاکستان۔ تصانیف: لسانی تشکیلات اور قدیم بنجر (۸ مضامین، ۱۱ نظمیں)، ماخذ (شعری مجموعہ، ۱۹۶۰ء)

۱۶۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری: (پ ۲۹/ جنوری ۱۹۴۰ء) معروف محقق، نقاد، ادیب، ماہر اقبالیات، استاد۔ تصانیف: جدید اُردو شاعری میں علامت نگاری (۱۹۷۵ء)، اقبال اور نئی قومی ثقافت (۱۹۷۷ء)، اقبال، تصورِ قومیت اور پاکستان (۱۹۷۷ء)، شعریاتِ اقبال (۱۹۷۷ء)، نظم آزاد (۱۹۷۸ء)، نئے شعری تجزیے (۱۹۷۸ء)، تاریخ ادب اردو (۱۹۷۸ء)، جاپان میں اردو (۱۹۷۸ء)، کاسنی بارش میں دھوپ (۱۹۹۰ء)، قصبہ کہانی (۱۹۹۳ء)، بازگشتوں کے پُل پر (۱۹۹۵ء)، پرندے، پھول، تالاب (۱۹۹۶ء)، ادبی تحقیق کے اُصول (۱۹۹۶ء)۔

۱۷۔ مغربی شعریات، مصنف: محمد ہادی حسین، مجلس ترقی ادب لاہور

۱۸۔ مرتضٰی فاضل حسین (۲۳/اگست ۱۹۲۳۔ ۲۳/اگست ۱۹۸۷ء) ممتاز شعیہ عالم دین، محقق، مدوّن، ادیب، نقاد، مترجم، جائے پیدائش؛ لکھنؤ۔ والد کا نام؛ سید سردار حسین عرف مولانا قاسم آغا۔ تصانیف: تاریخ تدوین حدیث، خطیب قرآن، شرح غزلیات نظیری، احوال و رباعیات خیام۔ نہج البلاغہ کا ادبی مطالعہ، حیات حکیم۔ مترتبہ کتب: کلیات آتش (از: خواجہ حیدر علی آتش)، کلیات فارسی غالب، مکاتیب آزاد۔

☆☆☆